REGD No. L. 6259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۵ شعبان ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ۲۵ تبلیغ ۱۳۳۷ ھش ۲۵ فروری ۱۹۵۸ء نمبر ۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کراچی میں مصروفیات اور صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۰ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی الحمد للہ۔ حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور بعد میں احباب جماعت سے گفتگو فرماتے رہے۔ پونے پانچ بجے شام حضور نے حلقہ مارٹن روڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک پبلک لائبریری اور ڈسپنسری کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر مجلس کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ رات کو یوم مصلح موعود کی خوشی میں حضور کی کوٹھی پر برقی قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔

کراچی ۲۱ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا:۔

"کھانسی کی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کو جامع مسجد دہلی کے قریب سپرد خاک کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو جنہوں نے پرسوں ۶۹ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ آج سہ پہر جامع مسجد دہلی کے بالمقابل مولانا شوکت علی مرحوم کی آخری آرام گاہ کے قریب ہزارہا سوگواروں کی موجودگی میں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ دہلی میں اس روز سارا دن کام معطل رہا۔

(باقی صہ پر)

متحدہ عرب جمہوریہ کے قیام کا مقصد عرب عوام کو ہر قسم کے سامراج سے نجات دلانا ہے

جمہوریہ کے پہلے صدر کرنل جمال عبدالناصر کا بیان

قاہرہ ۲۴ فروری۔ مصر و شام کی نئی یونین "متحدہ عرب جمہوریہ" کے صدر کرنل ناصر نے کہا ہے کہ اس جمہوریہ کا قیام سامراج اور اس کے ایجنٹوں سے عرب عوام کی آزادی و نجات کا آغاز ہے۔ آپ نے کہا کہ مغربی طاقتوں نے ۱۹۱۸ء کے بعد یہودیوں کو فلسطین پر قبضہ کا یقین دلا کر عالم عرب کو چھوٹے چھوٹے مصنوعی ملکوں میں تقسیم کر دیا۔ آپ نے کہا کہ اب عربوں کا مستقبل ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

دریں اثنا اب تک روس بھارت اور سولہ دوسرے ممالک نئی عرب متحدہ جمہوریہ کو تسلیم کر چکے ہیں کمیونسٹ چین کی حکومت نے اس نئے وفاق کو تسلیم کرتے ہوئے یقین ظاہر کیا ہے کہ نئے وفاق اور کمیونسٹ چین کے عوام میں دوستی دن بدن بڑھے گی۔ وزیراعظم چو این لائی اور صدر ماؤزے تنگ نے صدر ناصر کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔

لاہور ۲۴ فروری۔ کل پاکستان کے وزیراعظم ملک فیروز خاں نون نے لاہور میں اعلان کیا۔ کہ ہم عربوں کے ہر اتحاد کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور حکومت پاکستان کے لئے اس اتحاد کو تسلیم کرنا ناگزیر ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر کسی علاقے کے ۹۹ فیصد عوام دو یا زیادہ عرب ملکوں کے اتحاد کے حق میں ہوں تو انہیں کون روک سکتا ہے۔

پاکستان سیٹو سے مزید اقتصادی اور فوجی امداد کا مطالبہ کریگا

سیٹو کونسل کا وزارتی اجلاس ۱۱ مارچ سے منیلا میں شروع ہو رہا ہے۔

کراچی ۲۴ فروری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ سیٹو کونسل کا وزارتی سطح کا جو اجلاس ہونے والا ہے۔ اس میں پاکستان مزید اقتصادی اور فوجی امداد کا مطالبہ کرے گا۔ یہ اجلاس ۱۱ مارچ سے منیلا میں شروع ہوگا۔ خیال ہے کہ سیٹو کے وزارتی اجلاس میں پاکستانی وفد ۱۴ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وزیراعظم ملک فیروز خاں نون ملک میں اپنی دوسری مصروفیات کے پیش نظر اس اجلاس میں شرکت کے لئے منیلا نہیں جا سکیں گے۔ خیال ہے کہ ان کی بجائے پاکستان کے وزیر صنعت اور وزیراعظم کے دست راست مسٹر مظفر علی قزلباش پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ اگر قومی اسمبلی ۲۴ کے بجٹ اجلاس کے پیش نظر مسٹر مظفر علی قزلباش منیلا نہ جا سکے تو وزیر خزانہ سید امجد علی پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ لیکن سید امجد علی بھی مارچ کے پہلے ہفتے تک بجٹ پر عام بحث ختم ہو جانے کی صورت میں ہی منیلا جا سکیں گے۔

افغانستان غیر جانبدار رہیگا

بمبئی ۲۴ فروری۔ شاہ افغانستان محمد ظاہر شاہ نے کل بمبئی میں اعلان کیا ہے کہ میرا ملک غیر جانبداری کی پالیسی پر گامزن رہنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں سے دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں۔

سابق صدر ٹرومین کا دعوے

واشنگٹن ۲۴ فروری۔ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ہیری ٹرومین نے دعوے کیا ہے۔ کہ اس سال کانگریس کے انتخابات اور ۱۹۶۰ء کے صدارتی انتخابات میں برسر اقتدار ری پبلکن پارٹی کے مقابلہ میں ڈیموکریٹک پارٹی کو فتح حاصل ہوگی

نثر آزاد میں "خود کلامی" کا نادر اسلوب

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج میں مولانا صلاح الدین احمد کا مقالہ

ربوہ ۲۴ فروری۔ اردو زبان کے مشہور ادیب مولانا صلاح الدین احمد ایڈیٹر "ادبی دنیا" نے کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج میں "تاملات آزاد یعنے نثر آزاد کی متکلمانہ حیثیت" کے موضوع پر نہایت صاف ستھری اور دلکش زبان میں ایک دلچسپ مقالہ پیش فرمایا مجلس اردو کے اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض جناب پروفیسر حمید احمد خان صاحب صدر شعبہ انگریزی اسلامیہ کالج لاہور نے ادا کئے۔

فاضل مقالہ نگار نے مولانا محمد حسین آزاد مرحوم کی طرز نگارش اور اسلوب بیان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو بڑی خوبی سے واضح فرمایا کہ زبان اردو کے اس عظیم انشاپرداز کا صاحب طرز ادیب کی نگارشات کا ایک مخصوص پہلو تکلم و تخاطب کے اس نادر اور جداگانہ انداز پر مشتمل ہے جس میں وہ دفعتہ "ڈرامائی انداز" اختیار کر کے خود کلامی کے رنگ میں لکھتے ہیں۔ اور اصل موضوع کے ساتھ ساتھ باتوں ہی باتوں میں وہ کچھ ذہن نشین کرا دیتے ہیں

(باقی ص۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء

بندگانِ حق کی مخالفت

قرآن کریم نے اس امر کو بھی بالوضاحت بیان فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے رشد و اصلاح کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ لازماً اس کے مقابلہ میں مخالفین کا ایک گروہ بھی پیدا ہوتا رہا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صرف انبیاء علیہم السلام کی صورت ہی میں یہ نہیں ہوتا۔ آیا بلکہ انبیاء علیہم السلام کے خلفاء کی صورت میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ صدر اول سے لے کر آج تک جتنے مجددین اور مصلح ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ان سب کے خلاف بھی مخالفین اسی شد و مد سے کھڑے ہوئے ہیں۔

یہ ایک ایسا امر ہے جس کو اہل علم حضرات اچھی طرح جانتے ہیں چنانچہ کوئی بھی ایسا بندۂ حق نہیں ہوا۔ جس کی پر زور مخالفت نہ کی گئی ہو۔ جس کے مقابلہ میں علمائے سوء نہ کھڑے ہوئے ہوں۔ اور جہاں تک ان کا بس چلا ہو۔ بندگان حق کی ایذا رسانی میں کوتاہی کی ہو۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رح امام اعظم رح۔ امام احمد بن حنبل رح۔ امام مالک رح۔ امام شافعی رح۔ امام ابن تیمیہ رح۔ امام غزالی رح۔ مجدد الف ثانی رح۔ شاہ ولی اللہ رح۔ سید احمد رح بریلوی علیہم الرحمۃ۔ الغرض کوئی ایک بھی بزرگ ایسا نہیں ہوا جس کی مخالفت کے لئے علماء سوء نے محاذ نہ بنایا ہو۔ اور ان کی تردید کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور نہ خرچ کیا ہو۔

اس سے عقلاً بھی یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ بندۂ حق اور مخالفت لازم ملزوم ہیں۔ اس لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونے کا دعویٰ پیش کیا۔ تو آپ کے خلاف بھی مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا گیا

اسی طرح یہ امر بھی تعجب خیز نہیں ہے کہ ... حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف بھی مخالفین اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ غیر تو غیر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے ایک گروہ نے آپ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا۔ اور ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک کوئی طریقہ مخالفت ایسا نہیں۔ جو اس گروہ نے اختیار نہ کیا ہو۔

بعینہ دوسرے بندگان حق کے مخالفین کی طرح اس گروہ نے بھی جن کو لاہوری احمدی یا پیغامی کہا جاتا ہے۔ بعض مسائل کو وجہ اختلاف بنایا۔ اور وہ مسائل ایسے چنے جن کے ذریعہ وہ بزعم خود دیگر مخالفین کی اپنے ساتھ ہمدردیاں حاصل کر سکتے تھے۔ حالانکہ اس گروہ کی جو چند عقلمند حضرات پر مشتمل تھا مخالفت محض شخصی تھی۔ لیکن اس کو اصولی رنگ دینے کے لئے اس گروہ نے ان مسائل کو لیا۔ اور اپنا الگ اڈہ بنا کر اور ساری باتوں کو نظر انداز کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر الزام تراشی کی مہم شروع کر دی۔ اس وقت سے لے کر آج تک اس گروہ نے جو کام کیا ہے۔ اس کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس کی ساری جدوجہد کا مرکز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہی نظر آئے گا۔

آپ ۱۹۱۴ء سے لے کر دیکھیں تو "پیغام صلح" جو شروع ہی سے اس گروہ کا ترجمان چلا آیا ہے کا شاید ہی کوئی پرچہ ایسا ہوگا۔ جس میں کسی نہ کسی پہلو سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر الزام تراشی اور جماعت احمدیہ کے عقائد پر بے جا نکتہ چینی نہ کی گئی ہو۔ لطف یہ ہے کہ جن مسائل کو وجہ اختلاف بنایا گیا ہے۔ وہ ایسے ہیں کہ پہلے ان بزرگوں کے عقائد بھی وہی تھے۔ جو جماعت احمدیہ کے ہمیشہ سے ہیں:

اس گروہ کی دیانتداری اسی ایک امر سے واضح ہو جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر تو انہوں نے باتفاق رائے سیدنا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح مان لیا اور اس کے لئے "الوصیۃ" کی عبارتوں کو ہی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ اور کہا کہ الوصیۃ کی منشاء کے مطابق آپ کو خلیفۃ المسیح بنایا جاتا ہے۔ لیکن جب خلافت ثانیہ کا سوال پیدا ہوا۔ تو یہ لوگ الٹے اپنے پاؤں پر پھر گئے۔ اور کہنے لگے کہ الوصیت میں تو انجمن کو خلیفۃ المسیح کہا گیا ہے۔ نہ کسی شخصیت کو۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو یہاں تک لکھ مارا۔ کہ ہم نے غلطی کی تھی اور اسکو اپنی صداقت کی دلیل بنا کر کہا۔ اگر ہم نے غلطی کی تھی۔ تو اب کیا ضروری ہے کہ تم بھی غلطی کرو۔ اس بات کو بھی نہ دیکھا۔ کہ لوگ کہیں گے کہ جب تم مانتے ہو کہ تم غلطی کر سکتے ہو۔ تو کیا اب جو تم کہتے ہو۔ وہ غلط نہیں ہو سکتا الغرض اس گروہ کی پوزیشن شروع ہی سے عجیب و غریب چلی آئی ہے اور حالانکہ آج ~~۴۲~~ ۴۳ سال کی مخالفت سے ان کو معلوم ہو جانا چاہیئے تھا کہ ان کا مقام مخالفین حق سے زیادہ نہیں۔ مگر غرور و نخوت نے انہیں ایسا اندھا کر رکھا ہے۔ کہ ابھی تک بال کی کھال نکالتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں پھر عقائد کی تبدیلی کا رونا رویا ہے۔ اور قمر سامانوی نے بھی اپنی کر چاند نی بکھیرنے کی کوشش کی ہے۔

جو باتیں اداریہ میں اور قمر سامانوی صاحب کے مضمون میں کہی گئی ہیں۔ ان کا جواب باصواب بارہا دیا جا چکا ہے۔ ہم یہاں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی ایمان کی رمق ہوتی۔ تو ان کی ۴۲ - ۴۳ سالہ ناکام مخالفت ان کی آنکھیں کھول دیتی۔ اور یہ لوگ اس سے سبق سیکھتے۔

ہم تمام پیغامیوں سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت آدم سے لے کر آج تک کی تمام اسلامی تاریخ پر نظر ڈال کر بتائیں کہ کسی مذہبی پیشوا کی اتنی مدت اور اتنی شد و مد سے جتنی شد و مد سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور وہ دینی خدمات میں اسی طرح بڑھتا ہی چلا گیا ہو جس طرح آپ بڑھتے چلے گئے ہیں۔ تو وہ مذہبی پیشوا آخر کار جھوٹا ثابت ہوا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر اسلام کی تاریخ آج تک تمہارے سامنے ہے۔ اس کا خود جائزہ لو۔ اور بتاؤ کہ کوئی ایک شخص بھی ایسا ہے۔ کہ جو جھوٹا ہو کر اتنی مدت دنیا کو فریب دے سکا ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جتنی خاک تم آفتاب کے چہرے پر ڈالنے کے لئے اڑاتے ہو وہ ہمیشہ الٹی تمہارے ہی سروں پر آ کر گرتی رہی ہے۔ اور آفتاب اسی طرح چمکتا چلا جاتا ہے۔ اور چاشت میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور نصف النہار پر پہنچ گیا ہے۔ تمہاری حالت ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو دروازے بند کر کے اندھیرے میں آفتاب کی روشنی پر تنقید کرنے ہی میں اپنی عقلمندی کا کمال سمجھتے ہیں۔ مگر باہر نکل کر اس کی روشنی سے استفادہ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ کیا اپنی ہتھیلی کی چندھی نکالنے سے تم ان لوگوں کو بہکا سکتے ہو۔ جو آفتاب کی روشنی میں اپنی روح کی نشو و نما پا رہے ہیں۔ آخر تم ایسے لوگوں کو کس طرح ورغلا سکتے ہو؟ سوچو اور غور کرو

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت

۲۴ تا ۲۷ اپریل بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھش مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء میں

فرمودہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر دسمبر ۵۷ء کو جلسہ سالانہ میں "سیر روحانی" کے متعلق اپنی علمی تقریر شروع فرمانے سے قبل بعض متفرق امور کا اپنی تقریر میں ذکر فرمایا تھا۔ چونکہ حضور کی علمی تقریر حسب دستور علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہوگی اسلئے حضور کی تقریر کا یہ ابتدائی حصہ جو متفرق امور پر مشتمل ہے افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریر میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔

خاکسار۔ محمد یعقوب (مولوی فاضل) انچارج شعبۂ زود نویسی۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج

عورتوں کی طرف سے شکایت

پہنچی ہے کہ آٹا نہایت گندہ تھا اور روٹیاں کچی تھیں۔ شروع میں جب میں نے کھانے کے انتظامات کا معائنہ کیا ہے تو مجھے بتلایا گیا تھا کہ کوئلہ اب کے ہم کو امریکن مل گیا ہے جس کی وجہ سے بہت ہی اچھی روٹی پکے گی۔ اور گندم بھی ہم نے شروع میں جمع کر لی تھی۔ اس لئے اعلیٰ درجہ کی گندم ہم کو ملی ہے۔ اور اس سال کا کھانا نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ اور ہم نے گوشت کیلئے بھی ایسے لوگوں سے ٹھیکہ کیا ہے جو بڑے دیانتدار ہیں اور جن سے ہم نے ضمانتیں لی ہیں اسلئے وہ وفاداری سے اچھا گوشت دیں گے اور ہم نے آلو بھی جمع کر لئے ہیں۔ پہلے شلغم ڈالا جاتا تھا۔ مگر شلغم اس علاقہ میں اچھا نہیں ہوتا۔ وہ جانوروں کو چرانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے عورت مرد اس کو اٹھا کر باہر پھینک دیتے تھے۔ مگر اب کے ہم نے آلو جمع کئے ہیں جن کو باہر پھینکنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گندم اچھی جمع کر لی ہے اور کوئلہ امریکن منگوا لیا ہے اس لئے اس دفعہ ہمارے کھانے کو "خصوصی امتیاز" حاصل ہوگا۔ لیکن پچھلے سال جب "خصوصی امتیاز" حاصل نہیں تھا تب تو مجھے کوئی شکایت نہیں پہنچی۔ لیکن اس سال جبکہ کھانے کو "خصوصی امتیاز" حاصل تھا، میرے پاس شکایت آئی ہے کہ بہت سی عورتوں نے کھانا نہیں کھایا۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ گندم خراب ہے اور روٹی کچی پکی ہے۔ جہاں تک روٹی کچی پکنے کا سوال ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ ایسے نان پزوں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے جو پورے ماہر نہیں تھے اور

جہاں تک گندم کا سوال ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے خیال میں سمجھا کہ ہم نے جو اِدھر اُدھر سے گندم لے لی ہے وہ اچھی ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس سال سارے پنجاب میں کہیں اچھی گندم نہیں ہوئی۔ خود ہمارے گھر میں دو مہینے ایسی روٹی پکتی رہی ہے جس کے متعلق شکایت تھی کہ آٹا نہایت گندہ ہے۔ میری اپنی زمینوں پر سے میرے لڑکے نے گندم بھیجی تو اس کے متعلق بھی گھر والوں نے کہہ دیا کہ یہ بہت خراب ہے۔ پھر اس نے بازار سے لے کر بھیجی تو پھر انہوں نے کہہ دیا کہ خراب ہے۔ پھر بیج کے لئے جو خاص طور پر گندم رکھی گئی تھی وہ منگوائی گئی تو وہ بھی خراب تھی۔ پس جبکہ اس سال گندم اچھی ہوئی ہی نہیں تو جلسہ کے کارکن کہاں سے اچھی گندم منگواتے۔ یہاں کثرت سے زمیندار بیٹھے ہیں وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ

اچھی گندم اس سال پیدا ہی نہیں ہوئی

جس زمانہ میں گندم پیدا ہو رہی تھی اُن دنوں بے وقت بارشیں شروع ہو گئیں اور فصلیں سڑ گئیں۔ پہلے سندھ میں مئی کے مہینہ میں گندم کاٹ لیا کرتے تھے مگر اس سال جولائی کے آخر تک نہیں کٹی۔ کیونکہ بارشوں کی وجہ سے موسم لمبا ہوتا چلا گیا یہی حال ربوہ میں بھی رہا۔ پس جو چیز ہوئی ہی نہیں اس کے لئے شکایت کرنی بے جا ہے اس کے لئے تو دُعا کرو کہ یہ عذاب جو ہمارے ملک پر کئی سال سے آیا ہوا ہے اللہ تعالےٰ اس کو دُور فرمائے۔ اب حالت یہ ہے کہ جو نئی گندم بوئی گئی ہے اس کے متعلق بھی

گورنمنٹ کی رپورٹیں یہ ہیں

کہ بہت کم گندم پیدا ہوگی۔ ادھر امریکہ نے کہہ دیا ہے کہ ہم پہلے نو کروڑ ٹن گندم پاکستان کو دیتے رہے ہیں مگر اب کے سال ہم نہیں دیں گے۔ کیونکہ ہم نے بہت کوشش کی کہ پاکستان کو اپنے پیروں پر کھڑا کریں مگر پاکستان پھر بھی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہوا اس لئے اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال ہم مدد نہیں دیں گے۔ پس امریکہ سے جو گندم آنے کی امید تھی وہ بھی ختم ہوئی۔ اور گو امریکن گندم خراب ہوتی تھی مگر پیٹ تو بھر جاتا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری گورنمنٹ چین سے۔ روس سے۔ مصر سے۔ ٹرکی سے اور ایران سے گندم منگوانے کی کوشش کرے گی مگر چین، مصر اور ٹرکی اتنی گندم مہیا نہیں کر سکتے۔ جتنی امریکہ مہیا کر سکتا ہے۔ بلکہ امریکہ سے تیسرا حصہ بھی مہیا نہیں کر سکتے۔ اگر اس نے نو کروڑ ٹن مہیا کی تھی تو یہ ایک کروڑ ٹن بھی بمشکل مہیا کر سکینگے۔ اور جب اپنے ملک میں گندم نہیں ہوگی تو

لازمی بات ہے

کہ اگلا سال ہمارے ملک کے لئے نہایت تکلیف کا موجب ہوگا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجہ کی بارشیں نازل کرے اور ہماری فصل کے اندر ایسی برکت رکھ دے کہ زمین اپنے اندر سے سونا نکال کر باہر پھینک دے اور ہمارے زمینداروں کی جو بُری حالت اس سال ہوئی ہے خدا تعالےٰ اس کو بدل کر نیک حالت میں تبدیل کر دے۔ اور آئندہ سے ایسی برکتوں کا زمانہ شروع ہو جائے کہ یہ جو روزانہ طوفان آتے ہیں اور بے وقت بارشیں ہوتی ہیں۔ اور فصلیں خراب ہوتی ہیں اللہ تعالےٰ اس کو دُور فرما دے۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

میری آج کی تقریر جو

"سیر روحانی" کے سلسلہ میں ہے

اس کا آج پندرھواں مضمون ہے۔ اس تقریر کے کل سولہ مضمون تھے جن میں سے چودہ ختم ہو چکے ہیں اور پندرھواں آج بیان ہو جائے گا۔ اس کے بعد صرف ایک مضمون رہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اگلے سال ہو جائیگا۔ اس تقریر کا خیال تو مجھے ایک وقتی جذبہ کے ماتحت آیا تھا لیکن یہ اتنی مقبول ہوئی کہ بہت سے لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ یہ تو اسلامک انسائیکلو پیڈیا ہے ہمیں جس مضمون کی ضرورت ہوتی ہے ہم اس سے نکال لیتے ہیں اور پڑھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دیباچہ تفسیر القرآن اور احمدیت اور "سیر روحانی" یہ کتابیں عام طور پر بڑی مقبول ہوئی ہیں۔ وہ دو مضمون جو باقی رہ گئے ہیں لنگر خانے اور کتب خانے ہیں۔ میں آج لنگر خانے کا مضمون لیتا ہوں۔

اس مضمون کی تحریک

مجھے اس طرح ہوئی کہ جب میں سفر دکن سے واپس آیا تو راستہ میں ہم دلی میں ٹھہرے۔ میرے ساتھ اس وقت میری چھوٹی بیوی مریم صدیقہ اور میری ہمشیرہ مبارکہ بیگم اور میری بیٹی امتہ القیوم تھیں۔ جب ہم دلی میں آئے تو میں نے کہا کہ ہم ان کو بھی سیر کرا لائیں۔ چنانچہ مختلف مقامات کی میں نے انہیں سیر کروائی۔ ایک دن ہم اوکھلا بند دیکھنے گئے۔ جہاں ذاکر حسین صاحب نے اپنا کالج کھولا ہوا ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ کسی آدمی کے ہاتھ مجھے پیغام بھجوایا تھا کہ آپ ضرور آئیں اور مجھے ملیں۔ چنانچہ میں ان کے کالج میں چلا گیا وہ تو اس وقت بمبئی چلے گئے تھے جرمنی کا کوئی پروفیسر ان کا قائم مقام تھا۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں اور کہا کہ یہ بڑی اچھی سیر گاہ ہے اسے آپ پھر کر دیکھیں۔ چنانچہ وہاں ہم نے

تغلق کا مقبرہ

دیکھا۔ جب اس مقبرہ سے ہم باہر نکلے تو تغلق آباد کے قلعہ کو دیکھنے کے لئے چلے گئے یہ قلعہ ایک بلند جگہ پر واقع ہے۔ اور خاصہ اوپر چڑھ کر اس میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ میں اپنی بیوی اور بچی کو لے کر اس پر چڑھ گیا۔ جب میں اس کی چوٹی پر چڑھا تو مجھے ساری دلی نظر آنے لگ گئی۔ کیونکہ وہ ایسی جگہ پر ہے۔ جہاں سے ساری دلی کے پرانے آثار نظر آتے تھے۔ جب میں اس پر کھڑا ہوا تو مجھے قطب صاحب کی لاٹ بھی نظر آئی۔ فیروز شاہ تغلق کی لاٹ بھی نظر آئی۔ شاہی قلعہ بھی نظر آیا۔ مسجدیں بھی نظر آئیں۔ مقبرے بھی نظر آئے۔ غرض آثار قدیمہ کی بہت سی چیزیں اس وقت میں نے دیکھیں اور کچھ چیزیں ایسی تھیں۔ جو حیدر آباد سے میں دیکھتا چلا آ رہا تھا جب میں نے ان چیزوں کو دیکھا تو میں نے کہا کہ یہ تو ساری دنیا جمع ہو گئی ہے۔ پھر میں کھڑے ہوئے انہی پر غور کرتے کرتے ایسا محو ہوا کہ مجھے کوئی ہوش ہی نہ رہی اور میں اسی

محویت کے عالم میں

وہاں دیر تک کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ میری بہن نے نیچے سے آواز دی کہ جلدی آئیں دیر ہو رہی ہے اور دھوپ تیز ہوتی جاتی ہے۔ مگر میں اس وقت بالکل بے بس ہو رہا تھا۔ پھر میری بیٹی نے بھی آواز دی کہ ابا جان آ جائیں آپ کب تک دیکھتے رہیں گے۔ اس وقت یکدم میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ کیا ذلیل دنیوی چیزیں ہیں۔ ان سے بہتر چیزیں تو خود قرآن میں موجود ہیں۔ اور اس وقت بے اختیار میرے موںہہ سے نکلا۔

"میں نے پا لیا۔ میں نے پا لیا"

جب میں نے کہا میں نے پا لیا۔ میں نے پا لیا"۔ تو میری لڑکی نے کہا۔ ابا جان آپ نے کیا پا لیا۔ میں نے کہا میں یہاں نہیں بتا سکتا۔ جلسہ سالانہ پر میں ساری جماعت کے سامنے بتاؤں گا کہ میں نے کیا پایا ہے۔ چنانچہ اسی سال سے یہ مضمون چلا آ رہا ہے اور ہر سال ایک ایک یا دو دو مضمون بیان ہو جاتے ہیں اب اگلے سال صرف ایک مضمون رہ جائیگا اس کے بعد پھر فضائل القرآن کا مضمون شروع ہو جائے گا۔ اگر اس کے کچھ نوٹ ہمارے مولوی یعقوب صاحب نے محفوظ رکھے ہوئے ہیں تو پھر فضائل القرآن پیش کئے جائیں گے وہ

فضائل القرآن

براہین احمدیہ کے اصول پر ہیں۔ یعنی ان میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح قرآن کریم مختلف رنگوں میں دوسری کتابوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ بہرحال آج میں لنگر خانے کا مضمون لے رہا ہوں (اس کے بعد حضور نے اس موضوع پر تفصیلاً تقریر فرمائی جو کتابی صورت میں انشاء اللہ ہدیۂ احباب کی جائیگی)

درخواست دعا

میری بیوی سول ہسپتال میں زنانہ وارڈ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ جہاں ان کا بڑا اپریشن ہو گا۔ احباب جماعت احمدیہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم ان کو جلد از جلد مکمل صحت اور اپریشن میں کامیابی عطا فرمائے۔

خاکسار ماسٹر عبدالمجید ڈرگ روڈ کالونی۔ ۱۸۹۶ کراچی (Karachi)

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا عظیم الشان جلسہ

کھیلوں کا پروگرام صدقہ اور غرباء کی مدد

ربوہ کی احمدی بچیوں اور مستورات نے لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود شاندار طور پر منایا۔ اس سلسلے میں صبح سات بجے سے شام کے سات بجے تک مختلف اہم اور دلچسپ پروگرام جاری رہے۔ جن میں ربوہ کی مستورات نے بڑے ذوق اور شوق سے حصہ لیا۔

صبح ناصرات الاحمدیہ نے اور پھر لجنہ کی مستورات نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر تحریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس کے بعد ۹ بجے لجنہ کے ہال میں زیر صدارت حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جس میں کثرت سے خواتین شامل ہوئیں۔ امینہ فرحت نے خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے قرآنی دعائیں دہرائیں پھر فضل عمر کے جی سکول کے ننھے بچوں نے دعا پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اور جامعہ [illegible] نصرت کی طالبات بشرہ بشیر فورتھ ائر۔ بشریٰ یاسمین۔ امتہ المتین فورتھ ائر اور زرینہ بیگم فورتھ ائیر نے مضامین پڑھے۔ مسعودہ بیگم صاحبہ و مبارکہ بیگم صاحبہ نے بھی تقریریں کیں اور پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا۔ تقریروں کے دوران نظمیں پڑھی جاتی [illegible] پونے ایک بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی

تین بجے بعد نماز ظہر و عصر نصرت گرلز ہائی سکول میں کھیلوں کا انتظام تھا۔ پرائمری سکول کی بچیوں نے اور کے جی سکول کے ننھے بچوں نے بڑی اچھی کھیلوں کا مظاہرہ کیا میٹرک کی طالبات نے پریڈ کی۔ بعدہ اول دوم اور سوئم آنیوالی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے ایک بکرا کا صدقہ دیا۔ بچوں میں مٹھائی تقسیم کی۔ اور غربا کی نقدی کی صورت میں مدد کی۔ بہنوں نے بڑھ چڑھ کر اس تقریب میں حصہ لیا۔ اس موقعہ پر دوکانیں بھی لگائی گئی تھیں جن کا منافع اشاعت اسلام کے لئے بطور چندہ دیا جائیگا۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

خدمت خلق کا ایک عظیم الشان مرکزی ادارہ — اور احباب کا فرض

(۱) خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خلق خدا کی خدمت کو مسلمانوں کا ایک امتیازی وصف قرار دیا۔

(۲) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں اپنی جماعت کیلئے خدمت خلق کو لازمی قرار دیا۔

(۳) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ تاکید فرمائی کہ وہ خدمت خلق شعار بنائیں۔

فضل عمر ہسپتال —— جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں خدمت خلق کا ایک عظیم الشان مرکزی ادارہ ہے۔ جو بلا امتیاز مذہب و ملت علاقہ بھر کے غریب مریضوں کی خدمت کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ادارہ کی عظیم الشان [illegible] اس کے ساز و سامان کو ہر لحاظ سے مکمل کرنے میں جماعت کے تمام مخیر اور احباب دل کھول کر حصہ لیں اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کریں کہ

ہم خدا اور اس کے رسول صلعم کے فرمان کے مطابق واقعی بڑھ چڑھ کر ایک امتیازی شان کے ساتھ خدمت خلق کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں

یادِ رفتگان

میری اہلیہ مرحومہ

(از مکرم اللہ دتہ صاحب جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ)

میری مرحومہ بیوی بشریٰ بی بی باوجود غریب باپ کی بیٹی ہونے کے اور غریب شوہر کی بیوی ہونے کے صفائی پسند بڑے حوصلہ والی صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ ماں کا سایہ بچپن میں ہی سر سے اٹھ گیا تھا ۱۹۰۳ء میں اس عاجز کے ساتھ شادی ہوئی اسی سال مرحومہ نے بیعت کا شرف حاصل کیا جب پہلی دفعہ قادیان گئیں۔ حضرت اماں جان کی خدمت میں کچھ عرصہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ میں فوج میں ملازم تھا۔ ۱۹۳۰ء میں میں ریٹائر ہو کر واپس آ گیا۔ اور قادیان میں مکان بنا کر رہائش اختیار کر لی۔ ۱۹۳۱ء میں مئی یا جون کا مہینہ تھا۔ مرحومہ پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہوا۔ بچنے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ میرے دل کو بہت صدمہ تھا کہ مرحومہ کے دو بچے ہیں میں ان کی کس طرح خدمت کر سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور زندگی عطا فرمائے تاکہ یہ بچوں کی خدمت کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا سن لی اور زندگی میں اضافہ فرما دیا۔ لیکن ایک کھانسی کی بیماری دامن گیر ہو گئی جو ۲۷ سال تک رہی مرحومہ کو ایک دفعہ رات کو نمونیہ کا حملہ ہو گیا۔ سردی کا موسم تھا۔ بڑی پریشانی ہو رہی تھی۔ مرحومہ نے خود ہی کہا اینٹ گرم کرو۔ انہوں نے اینٹ کا سینک دیا اور میں نے جہاں درد ہوتی تھی ہاتھ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی دعا پڑھنی شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے چند ہی منٹوں میں مرحومہ کو شفاء عطا فرمائی۔ اس وقت میں ناصر آباد میں رہا کرتا تھا۔ ہمارے ہمسائے بڑے نیک آدمی تھے اور ہمارے ان کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ لیکن ایک دفعہ جھگڑے کی صورت پیدا ہو گئی۔ ان کی بیوی کی زبان سے ایسا لفظ مرحومہ کے متعلق نکل گیا جو نامناسب اور سخت تھا۔ شام کا وقت تھا۔ مرحومہ زار و زار رو رہی تھیں۔ میں نے بہت سمجھایا کہ کوئی بات نہیں۔ ایک احمق کی زبان سے سخت کلمہ نکل گیا تو کیا ہوا۔ مگر مرحومہ کا رونا تھمتا نہیں تھا۔ وہ ساری رات نوافل پڑھتی رہی اور روتی رہی آخر دن چڑھ گیا۔ سورج نکلتے ہی وہ دونوں میاں بیوی معافی مانگنے کے لئے آ گئے۔ مرحومہ نے بھی انہیں بڑی خوشی سے معافی دے دی اور خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کیا۔

مرحومہ قادیان کے اپنے مکان کو بڑا یاد کرتی تھیں اور یہ کہا کرتی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرا چمن مجھے دیدے۔ اب اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ قادیان ہمیں کب ملے گا۔

میں جب مرحومہ کی نعش لے کر ربوہ گیا تو حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ میری بیوی قادیان کے مکان کے متعلق کہا کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرا چمن مجھے دیدے۔ آپ نے فرمایا "بہشتی مقبرہ بھی ایک چمن ہے"۔

قادیان سے ہجرت کے وقت

مرحومہ دو بچیاں لے کر ہی لاہور پہنچ گئی۔ ایک یا دو دن لاہور میں قیام کیا۔ بھیرا اوکاڑہ میں میرا بھائی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں ان کے پاس پہنچا دیا۔ یہ عاجز بھی بعد میں اپنی ملازمت سے فارغ ہو کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ ہم دونوں وہاں ایک سال ٹھہرے۔ مرحومہ نے ایک عورت سے گفتگو کرتے ہوئے مومنانہ انداز سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور وہ آئندہ بھی اچھے راستے کھول دے گا۔ اس عورت نے بطور طعنہ کہا کہ اب راستے تمہارے لئے کھل چکے۔ مرحومہ نے جواب دیا نہیں خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چند ہی دنوں بعد سیالکوٹ آنے کا اتفاق ہو گیا۔ سیالکوٹ میں اللہ تعالیٰ [illegible] نے ہم پر بہت فضل نازل کیا۔ ہم اپنے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔

اکثر عورتیں ان کے پاس آتی تھیں اور دعا کرانے کے لئے عرض کیا کرتی تھیں اور کچھ پیسے بھی دیدیا کرتی تھیں۔ جب وہ کافی رقم ہو جاتی تھی تو مجھ سے کہہ دیتی تھیں کہ اتنے روپے کا چندہ نکال کر علیحدہ ادا کر دیں۔ اس طرح اتنا چندہ ہو گیا کہ دفتر مقبرہ بہشتی نے خط کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ بجٹ کے علاوہ ۱۲۵/- روپے چندہ زائد داخل ہو گیا ہے۔ نو سال تک ایسا ہی ہوتا رہا۔ مرحومہ نے کئی لوگوں کے رشتے کرا دیئے ایک رشتے کے متعلق مشکلات پیش آ گئیں۔ مرحومہ نے ایک سال لگاتار اس کے لئے دعا کی۔ آخر غیر معمولی طور پر یہ رشتہ ہو گیا

مرحومہ تحریک جدید دفتر دوم میں شامل تھیں۔ میں نے عہد کیا ہے کہ تا زندگی میں مرحومہ کو تحریک جدید میں شامل رکھوں گا۔ انشاء اللہ۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مرحومہ کو چندوں میں حصہ لینے کا بہت شوق تھا۔ کچھ چندہ علاوہ دیگر چندوں کے مرحومہ نے جمع کیا ہوا تھا جو تقریباً چودہ روپے تھا۔ مرحومہ سے میں نے ذکر کیا کہ یہ چندہ ادا کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال بیماری پہ روپیہ خرچ ہو رہا ہے پنشن ملے گی تو یہ ادا کر دینا۔ میں نے کہا یہ چندہ جتنی جلدی ہو سکے ادا کر دینا چاہیئے۔ مرحومہ مان گئی۔ چندہ ادا کرنے کے تیسرے دن تیس روپے جو بہت دور سے آئے تھے ایک آدمی لے کر ہمارے گھر دینے کے لئے آ گیا۔ الحمد للہ!

اس کے بعد اور بھی پیسے آنے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ یہ رقم ۵۳ روپے تک پہنچ گئی۔ ۵۳ روپے کا ⅛ حصہ مرحومہ کی وصیت میں داخل کر دیا۔ مرحومہ بہت خوش ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہماری مدد کی ہے

بندہ نے ۹ سال سے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ مرحومہ عاجز کو بڑی تاکید کیا کرتی تھی کہ بچوں کو فارغ کر کے ناشتہ کرنا وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتی تھی کہ قرآن شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہوتا ہے سیالکوٹ مرحومہ بیماری کی حالت میں آئی تھی یہاں آ کر ایک مہاجر احمدی حکیم کے زیر علاج رہیں ہم نے بڑی کوشش کی کہ دوائی کے پیسے دیں مگر انہوں نے ایک پیسہ بھی نہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس قربانی کا بدلہ بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے۔

ایک اور احمدی حکیم ۹ برس مفت علاج کرتے رہے۔ مرحومہ ان کے لئے کثرت سے دعائیں کیا کرتی تھی اور وہ گھر پہ آ کر بھی مرحوم کو دیکھ جایا کرتے تھے۔ بڑی کوشش کی فیس ادا کرنے کی۔ مگر انہوں نے فیس لینے سے ہمیشہ انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بڑھ چڑھ کر اس قربانی کا بدلہ دے۔

اس سال جب مرحومہ کا ایک مہینہ کچھ دن زندگی کا باقی رہ گیا۔ مرحومہ نے مجھے دو باتوں کی وصیت کی (۱) میرا زیور میری وصیت میں داخل کر دینا۔ (۲) میری پیاری بچیوں کو میرا آخری سلام کہہ دینا۔ اس کے بعد بیماری دن بدن بڑھتی گئی

جس دن وفات ہوئی صبح ½۶ بجے جبکہ میں بچوں کو پڑھا کر واپس آیا۔ مرحومہ نے کہا چائے پلاؤ۔ میں نے جلدی سے چائے تیار کی۔ چند منٹ ہی گذرے کہ مرحومہ سجدہ کی حالت میں ہو گئیں۔ سر اٹھایا تو دیکھا کہ مرحومہ لمبے لمبے سانس لے رہی ہے۔ منہ میں پانی ڈالا گیا۔ چند ہی منٹ میں دو تین سانس لمبے لمبے آئے اور مرحومہ کی روح اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کی دو ہی لڑکیاں ہیں۔ انہوں نے ان کی تربیت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں بہنیں بڑی نیک اور دیندار ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مرحومہ کے خاندان میں بلکہ گاؤں میں بھی کوئی احمدی نہ تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کی رات دن کی دعاؤں سے ان کے دو بھائی احمدیت میں داخل ہو گئے

مرحومہ کے حالات لکھنے کی اصل غرض یہ ہے کہ ہماری احمدی بہنیں اور احمدی بچیاں ان کے حالات پڑھ کر فائدہ اٹھائیں اور نمایاں طور پر خدا تعالیٰ کے قرب میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ باوجود اس کے کہ مرحومہ آنکھوں سے بھی معذور تھیں۔ ظاہری دنیوی علم بھی کوئی نہیں تھا خدا تعالیٰ کے عرفان میں بہت ترقی کی۔ احباب کرام سے خاص طور پہ درخواست ہے کہ وہ ازراہ مہربانی خاص طور پہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہم سب کو مرحومہ کے نیک اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے آمین

ان کی وفات پر مکرم قاضی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ نے ذیل کے تاثرات تحریر فرمائے

خاکسار اللہ دتا از جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ

" مرحومہ نے آخر دم تک باوجود سخت بیمار اور آنکھوں سے معذور ہونے کے حقوق اللہ حقوق العباد میں کسی قسم کی کسالت اور غفلت کو پاس نہیں آنے دیا۔ نماز۔ دعا عبادت میں آخر دم تک مصروف رہیں۔ خدا ترسی تقویٰ اور قبولیت دعا کا درجہ پانے کی وجہ سے مستورات میں ایک عزت کا مقام پایا ہوا تھا رویائے صالحہ سے بھی بہرہ حاصل تھا۔ خاکسار نے کئی سال بعد از نماز فجر درس قرآن شریف دیا۔ مرحومہ جب سے ملحقہ مہمان خانہ میں آئیں اور جب تک اس میں مقیم رہیں۔ بڑے ذوق شوق سے درس قرآن سنتی رہیں۔ اور اظہار مسرت فرماتی رہیں اور مستورات کو بھی تلقین فرماتیں کہ " درس قرآن سنا کرو " چنانچہ میرے اور میرے بچوں کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ آخری ایام میں مجھے ایک رؤیا سنائی جو ان کی وفات پر دلالت کرتی تھی۔ اگرچہ میں نے اس کی تعبیر مخفی رکھی مگر ان کو یقین ہو گیا کہ اب ان کی وفات قریب ہے۔ مرحومہ کی زندگی صحیح معنوں میں احمدی مستورات کے لئے ایک نمونہ تھی۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

تحریک جدید ایک تاریخی دور ہے

قسط نمبر ۱۱

فرمایا کہ اِس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اِس قسم کی تحریکات صدیوں میں کوئی ایک ہی تحریک ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لیکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ آپ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔"

"جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آ رہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔"

یہ محض فضلِ الٰہی اور اس کا احسان ہے کہ اس نے آپ کو بیرون ممالک کی تبلیغ اسلام (دفتر دوم) میں شاندار حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ جو احباب ۳۱ جنوری تک وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کرنے والے ہیں ان کے نام شائع ہو رہے ہیں۔ اور وہ احباب جو ادا کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور اس کے لئے ماحول پیدا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق بخشے کہ وہ بھی ماہ فروری میں اپنے اس اہم فرض سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ اور فروری میں ادا کرنیوالے احباب کے نام بھی حضور کی خدمت میں پیش کر کے شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

والسلام۔ (وکیل المال تحریک جدید)

فہرست دفتر دوم سال نمبر ۱۴

مریم صدیقہ اہلیہ محمد ادریس صاحب، حلقہ دہلی دروازہ لاہور ۶/-
شیخ احسان الٰہی صاحب " " ۱۰/-
عبدالقادر صاحب " " ۵/-
اہلیہ صاحبہ آغا سلطان احمد صاحب، حلقہ دہلی دروازہ لاہور ۸/-
میاں محمد علی صاحب ۵/-
مستری محمد حسین صاحب سنت نگر لاہور ۲۱/۱/-
امۃ الحفیظ صاحبہ ۵/۸
ماسٹر محمد شریف صاحب ۵/-
مظفر احمد صاحب ابن حافظ محمود الحق صاحب، بیڈن روڈ لاہور ۹/-
والدہ شیخ عباد الرحمٰن صاحب ۶/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۳/-
دختران ابن " " ۹/-
سرداری بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب، سرائے رتن چند لاہور ۵/-
خالد محمود صاحب ہوشیارپوری ۱۰/-
منیر احمد صاحب رشید ایم۔ اے، ۹-ارجن گلی قلعہ گوجر سنگھ ۳۵/-
رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ ۱۰/-
امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ میاں محمد اسحاق صاحب ۸/-
خلیل احمد صاحب ابن " ۶/-

ناصر احمد صاحب ابن میاں محمد اسحاق صاحب ۶/-
امۃ الحفیظ بنت میاں محمد اسحاق صاحب ۶/-
محمد شفیق صاحب، ۹-ارجن گلی قلعہ گوجر سنگھ ۱۲/-
فرخ نسیم صاحبہ بملاس، سول لائن لاہور ۵/۸
سید مبشرات احمد صاحب، میکلیگن روڈ لاہور ۵/-
محمد اسلم صاحب سول لائن " ۵/۱۲
امۃ الحمید " " ۲۰/-
مستری بشیر احمد صاحب، سلطان پورہ لاہور ۱۰/۸
بشیر احمد۔ سعید احمد۔ محمود احمد، ریاض بیگم۔ شہناز بیگم۔ سلطان پورہ لاہور ۶/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب، الٰہی پارک مصری شاہ لاہور ۲۲/۱۲
دختران حمیدہ۔ نوحیدہ۔ گوگی، بابو عبدالرحمٰن صاحب الٰہی پارک، مصری شاہ لاہور ۵/۴
شیخ فضل احمد صاحب، گڑھی شاہو۔ لاہور ۵۵/-
شیخ بشیر احمد صاحب " " ۵۵/-

اہلیہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب، گڑھی شاہو لاہور ۱۰/-
چوہدری محمد امجد خاں صاحب، کنال پارک لاہور ۷/-
شیخ علی محمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۶/۱/-
داؤد احمد صاحب چابکسواراں " ۶۰/-
خواجہ منظور الحق صاحب اے جی آفس ۱۰/-/-
اہلیہ صاحبہ حاجی اسماعیل صاحب، دھرم پورہ ۶/۴/-
احمد دین صاحب حلقہ گنج مغلپورہ ۵/۸/-
خاں غلام بھیک خانصاحب، ماڈل ٹاؤن ۱۱/-
رفعت پروین بنت مبارک احمد صاحب، نیلہ گنبد لاہور ۸/۲/-
اہلیہ صاحبہ و بچگان قدرت اللہ خانصاحب ۲۶/-
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد خانصاحب ۹/-
شیخ محمد اکرام صاحب حلقہ اچھرہ، ضلع لاہور ۱۰/-
چوہدری انور علی صاحب حلقہ اچھرہ لاہور ۶۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-/-
بچگان " " ۱۰/-/-
میاں محمد صادق صاحب " " ۲۵/-
مکرم کیپٹن بشیر احمد صاحب ۵۱/-
آمنہ بیگم منیر زوجہ مرزا بشارت احمد صاحب (بھوڑ مرزا نذیر حسین صاحب گوالمنڈی) ۵/-
عطاء اللہ صاحب جماعت احمدیہ باما پور، ضلع لاہور ۷/-/-
ملک ظہور الدین صاحب کوٹ رادھا کشن ۶۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۳/۴/-
چوہدری محمد الدین صاحب پٹواری، راجو وال لاہور ۵/-/-
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ گلزار محمد صاحب، چوک احاطہ شیخوپورہ شہر ۸/-/-
چوہدری غلام حسین صاحب محلہ اسلام آباد شیخوپورہ ۵/۸
چوہدری رحمت علی صاحب شرقپور شیخوپورہ از طرف خود مع ۶/-، از حضرت مسیح موعود ۶/-، از بچگان ۶/-، از والدین ۲/۱۲ ۱۳/۶ ۵/۱۲
چوہدری محمد حسین بھینی شرقپور، شیخوپورہ ۶/۱۲
رسول بی بی اہلیہ غلام احمد صاحب، حوالدار چہور چک ۱۱۷ ۶/۸
مولوی نور احمد صاحب ۱۱۷ چہور ۱۱/-/-
منور احمد ولد ڈاکٹر غلام محمد صاحب، ۱۱۷ چہور ۱۵/-/-
سبحان علی صاحب سانگلاہل ۹/۸/-
محمد طفیل ولد حکیم دوست محمد صاحب، سانگلاہل ۵/-/-
دختران مکرم فقیر اللہ صاحب ۱۱/-/-
سردار بیگم صاحبہ والدہ اصغر علی صاحب سانگلہ ہل ۹/۴/-
غلام بی بی صاحبہ سانگلہ ہل ۵/۱۰

چوہدری محمد یاسین صاحب محرر بیڈیگی تحصیل خانہ سید والا ۲/-/-
مبارکہ بیگم صاحبہ طاہرہ سرید کے منڈی ۹/۱۲
سردار خانصاحب چوہڑکانہ منڈی ۵/۸
محمد طفیل ولد نبی بخش صاحب، چک ۵۶ رتیاں ۵/۴/-
اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم صاحب معہ دختر ۵/-
ٹیلر ماسٹر محمد حیات صاحب، کوٹ رحمت خاں ۱۰/-
مکرم ڈاکٹر غلام حسین صاحب، مڑھ بلوچاں ۱۵/-
غلام محمد صاحب سٹھیالی بھوڑو چک ۱۸ ۵/۲
چوہدری غلام فرید صاحب ۳۳، دھاروووالی شیخوپورہ ۶/۸
چوہدری محمود احمد صاحب " " ۶/-
چوہدری فتح محمد صاحب " " ۵/-
" علی احمد " " ۵/۱۳
" نور احمد صاحب " " ۵/۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب " " ۶/-
میاں حسن محمد صاحب " " ۵/-
مسعود احمد صاحب معہ برادران " ۵/۴/-
چوہدری محمد شریف صاحب " " ۵/۱۳
" نذر الدین " " ۵/-
مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ ۵۶ مرڑ شیخوپورہ ۵/۶
مسماۃ حفیظہ بیگم صاحبہ " " ۵/-
چوہدری دلدار خانصاحب " " ۱۰/-/-
" فتح علی صاحب " " ۱۱/-/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ " " ۵/۵
چراغ بی بی صاحبہ " " ۵/۵
عالمے بی بی صاحبہ " " ۵/۶
چوہدری برکت علی صاحب چیلیکی " ۵/۹/-
میاں غلام احمد صاحب معہ خاندان " ۵/۴
چوہدری فضل احمد صاحب " " ۶/-
چوہدری محمد علی صاحب چیلیکی ۵/۸/-
چوہدری غلام رسول صاحب " ۵/۴/-
میاں رحمت اللہ صاحب " ۵/۱/-
میاں محمد صدیق صاحب " ۱/-
روشن الدین صاحب ۲۵ " ۱۰/-
میاں محمد عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ شہر ۷/۶/-
شیخ سراج الدین صاحب " ۱۱/۸/-
چوہدری اللہ دتا صاحب ڈھب گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ ۵/۵/-
میاں محمد عالم صاحب پورٹ مین، اکال گڑھ گوجرانوالہ ۷/-
ڈاکٹر محمد اسلم صاحب کمپوڈر ۵/۸/-
میاں جمال الدین صاحب گرمولہ ورکاں، گوجرانوالہ ۵/۴/-
خواجہ عبدالعزیز صاحب ولد غلام احمد صاحب، گوجرانوالہ ۵/۱۲/-

بیرو لی ولد میاں نواب دین صاحب گوجرانوالہ ۵/۳
عبدالسبحان صاحب ولد غلام احمد صاحب ۵/۲
محمد عمر ولد غلام احمد صاحب ۵/۲
محمد یامین ولد غلام احمد صاحب ۵/۴
غلام محمد ولد ولی محمد صاحب ۵/۳
میاں کالا خانصاحب ولد منگو صاحب ۵/۳
منیر احمد صاحب میاں عباس علی صاحب ۵/۸

جمال الدین صاحب ولد خیر اللہ صاحب
معہ اہل و عیال گوجرانوالہ ۵/۵
نور محمد صاحب ولد کرم علی صاحب گرمولہ ورکاں ۵/۳
میاں غلام حسن صاحب ولد عطا محمد صاحب
معہ اہل و عیال گرمولہ ورکاں ۵/۶
رشیدہ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب
سوہاوہ ڈھلواں گوجرانوالہ ۱۰/-

مسجد جرمنی

آج کی اشاعت میں ہم بارھویں قسط ان چندہ دہندگان کی شائع کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے کم از کم مبلغ ۵۰/- روپے فی کس کے حساب سے اس فنڈ میں چندہ ادا کرنے کی سعادت بخشی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کا افتتاح ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو ہو چکا ہے احباب کو اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف جلد از جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی تحریک کی گئی تھی کہ مخلصین اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر اس عظیم الشان کام میں حصہ لیں۔ اس کی مکرر درخواست کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ سب کو اس امر کی توفیق بخشے اور ان گرانقدر قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ

تعمیر مسجد جرمنی میں حصہ لینے والے ان خوش نصیب احباب کی بارھویں فہرست جنہوں نے سو فیصدی وعدہ ادا فرما دیا ہے۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم وصول شدہ
۳۱۴	مکرم حکیم سراج دین صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ۔ لاہور	۱۵۰/-
۳۱۵	ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر	۳۰۰/-
۳۱۶	مکرم سید مسعود حسین صاحب کراچی بذریعہ فیض عالم صاحب چنگوی	۱۵۰/-
۳۱۷	مکرم محمد نواز صاحب پسر چوہدری شاہ نواز صاحب وکٹوریہ روڈ۔ کراچی	۱۵۰/-
۳۱۸	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب منجانب والد بزرگوار چوہدری نواب الدین صاحب کراچی	۱۵۰/-
۳۱۹	مکرم ملک سلطان محمد خانصاحب۔ کوٹ فتح خاں ضلع کیمبل پور	۱۵۰/- اٹک
۳۲۰	مکرم عبدالرشید صاحب گوندل سیالکوٹ	۱۵۰/-
۳۲۱	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام سرور صاحب چک ۵۵/۱۲-۷ ضلع منٹگمری	۱۵۰/-
۳۲۲	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ پاکپٹن۔ ضلع منٹگمری	۱۵۰/-
۳۲۳	مکرمی ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۵۰/-
۳۲۴	مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد افغانوی مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ	۱۵۰/-
۳۲۵	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب منجانب والد مرحوم محمد امین خانصاحب کراچی	۱۵۰/-
۳۲۶	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ولد چوہدری سعادت علی خانصاحب بھٹی نیشنل بنک آف پاکستان اوکاڑہ برانچ ضلع منٹگمری	۱۵۰/-
۳۲۷	مکرم مولوی محمد انور صاحب نور آباد لاڑکانہ سندھ	۱۵۰/-
۳۲۹	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مینجر احمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱۵۰/-
۳۳۰	مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے حال کماسی غانا	۱۵۰/-
۳۳۱	مکرم حاجی عبدالقدوس صاحب اسشا جہانپوری بذریعہ دفتر وکیل المال قادیان دارالامان	۱۵۰/-
۳۳۲	مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب دارالبرکات نمبر ۲۸۱ فیروزپور روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵۰/-
۳۳۳	مکرم رشید احمد صاحب قریشی ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۱۵۰/-
۳۳۴	مکرم حکیم برکت اللہ صاحب چغتائی کنجاہ ضلع گجرات	۱۵۰/-
۳۳۵	ایک غیر از جماعت دوست بذریعہ مکرمی نور احمد صاحب بسوری حال راولپنڈی	۱۵۰/-
۳۳۶	مکرم شیخ محمد اکبر صاحب پنشنر گھڑیاں ضلع لاہور	۱۵۰/-
۳۳۷	مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب پنشنر ۱۷۔ اے۔ سی دارالصدر۔ ربوہ	۱۵۰/-
۳۳۸	محترمہ والدہ صاحبہ ناصر احمد صاحب ہاشمی کویت	۱۵۵/-

دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء بروز منگل مکرم نواب دین صاحب محلہ الف (دارالیمن) نے اپنے بیٹے رشید احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی۔ رشید احمد صاحب کا نکاح مربی سلسلہ مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے مورخہ ۱۶ر فروری کو نصرت بیگم بنت مکرم عبدالرحیم صاحب تلو کے ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پانچ صد روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ اور اپنے فضل سے اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

مجالس خدام الاحمدیہ مطلع رہیں

آئندہ شعبہ تعلیم کا نام تعلیم ذہانت ہوگا

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کا نام "تعلیم ذہانت" ہوگا۔ اور شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کا نام "صحت جسمانی" ہوگا۔ حصہ ذہانت شعبہ صحت جسمانی سے ہٹا کر شعبہ تعلیم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ جملہ مجالس درستی نوٹ کر لیں۔ یہ فیصلہ مجلس عاملہ مرکزیہ نے ریزولیوشن نمبر ۳۰-۹-۵۷ کیا تھا۔ جسے اب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد شائع کیا جاتا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

ملک ظہور الحق صاحب جو گھنا لی راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال)

نام کی تبدیلی

سردار علی صاحب (موصی نمبر ۱۰۱۵۷) ولد پیر بخش صاحب ساکن جوڑا ضلع گجرات (حال وزیر آباد۔ موتی بازار معرفت حکیم شمیم حسین صاحب) نے اپنا نام سردار علی کی بجائے سردار احمد خادم تبدیل کر لیا ہے احباب مطلع رہیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تصحیح

الفضل ۳۱ر جنوری ۵۸ء کے وصایا میں وصیت ۱۱۴۷۵ میں غلطی سے موصی کا نام محمد نواز لکھا گیا ہے۔ اس کی بجائے محمد انور پڑھا جائے۔ اصل نام محمد انور ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم وصول شدہ
۳۳۹	مکرم سجاد احمد صاحب ۹۰ شمس آباد کالونی ملتان	۱۵۰/-
۳۴۰	محترمہ عمر بی بی صاحبہ والدہ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب چیف انجینئر سیمنٹ فیکٹری رہتاس	۱۵۰/-
۳۴۱	مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ولد مولا بخش صاحب باندھی سندھ	۱۵۰/-

احباب متعلقہ سے درخواست ہے کہ اس فہرست میں اگر کسی قسم کی بھی غلطی ہو تو فوراً وکیل المال ثانی کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے۔

نثرِ آزاد میں خود کلامی کا نادر اسلوب

(بقیہ صفحہ اوّل)

جو دوسروں کے ہاں با اوقات طویل مقالوں اور ضخیم کتابوں سے بھی بن نہیں پڑتا۔ آپ نے بتایا کہ یہ انداز اکابرین ادب میں سے آزاد ہی کے ساتھ خاص ہے۔ لکھتے لکھتے جب ان کا ذہن ... کسی اطمینان بخش یافت یا نتیجہ کی طرف منتقل ہوتا ہے تو وہ تدبر و تامل سے کام لیتے ہوئے بیکدم بات کو سمیٹ کر ایک خاص نقطہ پر لے آتے ہیں اور خود اپنے نفس یا اپنے ناظر یا موضوع کے کسی کردار کو راز داں بنا کر تخاطب کے رنگ میں گویا ہوتے ہیں اور جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کی روح اور نچوڑ نکال کر رکھ دیتے ہیں۔ اس انداز کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے تاثر یکدم تیز ہو جاتا ہے اور دل سے نکلی ہوئی بات دلوں سے آٹکراتی ہے۔ ان کے نگارشات میں یہ کیفیت طرفۃ العین میں ابھرتی اور دلوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔ آپ نے نثرِ آزاد کی اس خوبی کو بہ تمام و کمال واضح کرنے کے لئے مقالہ میں "دربارِ اکبری" اور "آبِ حیات" میں سے خود کلامی کے نادر نمونے پیش کئے۔ جس سے مقالہ کی افادی حیثیت اور زیادہ اجاگر ہو گئی۔

آخر میں سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا۔ جس نے ایک دلچسپ مذاکرہ کی صورت اختیار کر لی سامعین میں فاضل مقالہ نگار کے علاوہ صاحب صدر نے بھی حصہ لے کر مولانا آزاد کے اسلوبِ بیان اور اس کی فنی خوبیوں پر روشنی ڈالی :

"سرکاری زمینیں بڑے زمینداروں کو نہیں دی جائیں گی"

"صوبائی سکیموں کے لئے مرکز سے مالی امداد نہ مانگی جائے"

ملتان ۲۴ر فروری۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے صبح ملتان میں سماجی بہبود کے ایک ادارے کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا۔ کہ آئین کے تحت جو کام صوبائی حکومتوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں صوبوں کو ان کے لئے خود ہی روپیہ مہیا کرنا چاہیئے۔ اور مرکز پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ بعد میں قاسم باغ ملتان کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ حکومت ہر سال اناج کی درآمد پر پچاس کروڑ روپے خرچ کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا ملک میں اناج کی پیداوار بڑھانے کی مؤثر کوششیں کی جائیں۔ وزیر اعظم نے بتایا :۔

"لاکھوں ایکڑ غیر سرکاری اراضی کی تقسیم کے بارے میں حکومت جلد ہی اپنی پالیسی مرتب کریگی۔ اس سلسلہ میں بے دخل اور زمینوں سے محروم مزارعین یا چھوٹے زمینداروں کو ترجیح دی جائے گی۔ یہ زمینیں بڑے زمینداروں کو نہیں دی جائیں گی"

"ریاضی سوسائٹی" تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک لیکچر

مؤرخہ ۲۲ر فروری بروز ہفتہ "ریاضی سوسائٹی" تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم ڈاکٹر سید منظور حسین شاہ صاحب "ہیڈ آف دی میتھمیٹکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی" نے طلباء ریاضی سے خطاب فرمایا۔ آپ کے لیکچر کا عنوان تھا :۔
"Fermats Last Theorum"
آپ نے تھیورم کی ابتداء اور پھر مختلف سالوں میں اسکے ثابت کرنے کیلئے جو کوششیں کی گئیں ان پر روشنی ڈالی۔ آخر میں بتایا کہ اس تھیورم کو ثابت کرنے والے کے لئے خصوصی انعامات مقرر ہیں۔ اجلاس کے خاتمہ کے بعد مہمان موصوف کو ڈنر دیا گیا۔ (محمد اسلم شاد گجراتی سیکرٹری "ریاضی سوسائٹی")

مولانا ابوالکلام آزاد کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

صبح کے وقت مولانا کی میت کو چار گھنٹے تک ان کی قیام گاہ پر رکھا گیا۔ اس عرصے میں ہزاروں اشخاص آتے رہے اور مولانا کا آخری دیدار کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے رہے۔ جنازہ تقریباً بارہ بج کر چالیس منٹ پر (دوپہر) اٹھایا گیا۔ اسے آخری منزل تک پہنچنے میں تین گھنٹے صرف ہوئے۔ ان کی میت کو توپ کی گاڑی پر رکھا گیا۔ اور اسے بھارتی جھنڈے اور پھولوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ سارے راستے میں بھارتی مسلح افواج کے دستے صف بستہ کھڑے تھے۔ جنازہ میں جم غفیر نے شرکت کی۔ نماز مولانا احمد سعید نے پڑھائی۔ جنازہ کے جلوس میں بھارتی لیڈر اپنے وزیر اعظم پنڈت نہرو کی قیادت میں شریک رہے۔

محمد دلاور خانصاحب کی علالت

محترم خان بہادر محمد دلاور خانصاحب آف چار باغ ضلع مردان بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب کرام موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں
(قاضی محمد یوسف امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن)

درخواست دعا

خاکسار کی خالہ صاحبہ اہلیہ خان زادہ عبدالرحمٰن خانصاحب بی اے آف اسماعیلیہ ضلع مردان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت و شفا عطا فرمائے۔ آمین۔
بشیر احمد رفیق دارالصدر۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴